25

نمازِ جمعہ کی فرض اور نفل رکعات کی تفصیل

مفتیانِ وعلماءِ کرام ومشائخ عظام! جمعہ کی نماز کی کل کتنی رکعات ہیں فرائض، سنتیں اور نوافل سب کی تفصیل بتائیں؟ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلوةُ وَالسَّلَامُ علی سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

جمعہ کے فرائض کی تعداد دو، جمعہ کے بعد سنتوں کی تعداد دو یا چار ہے اور جمعہ سے پہلے نوافل کی تعداد مقرر نہیں ہے بشرطیکہ انسان خطبہ شروع ہونے سے پہلے مسجد میں آجائے۔

سب سے پہلے فرائض کی وضاحت ملاحظہ ہو کہ جمعہ کی نماز میں فرائض رکعات کی تعداد صرف دو ہے۔

1 حدیث مبارکہ میں ہے:

عَنْ عُمَرَ، قَالَ: «صَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ، وَالْفِطْرُ وَالْأَضْحَى رَكْعَتَانِ، تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ» عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ

”سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: سفر کی نماز دو رکعت، جمعہ کی نماز دو رکعت، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز دو رکعت ہے۔ محمد ﷺ کے ارشاد کے مطابق یہ مکمل ہیں، ناقص نہیں۔“[1]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

[1] سنن ابن ماجه، كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا، بَابُ تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ، حدیث نمبر: 1064.

2 عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى.

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پالے تحقیق اس نے جمعہ پالیا اور اس پر لازم ہے کہ اس کے ساتھ دوسری (رکعت) ملائے۔"[1]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔[2]

3 عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: «مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى، وَمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا»

"سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پا لے اس پہ لازم ہے کہ اس کے ساتھ دوسری ملائے، اور جس کی دونوں رکعت رہ جائیں اس پر لازم ہے کہ وہ چار رکعت پڑھے۔"[3]

اسے علامہ ہیثمی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے۔[4]

جہاں تک سنتوں کی بات ہے تو نماز جمعہ سے پہلے اگر انسان مسجد میں آئے تو جتنے چاہے نوافل ادا کر سکتا ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے:

1 عن سَلْمَانَ الفَارِسِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الجُمُعَةِ، وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، ثُمَّ ادَّهَنَ أَوْ مَسَّ مِنْ طِيبٍ، ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ، فَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ إِذَا خَرَجَ الإِمَامُ أَنْصَتَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الجُمُعَةِ الأُخْرَى»

"سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور خوب پاکی حاصل کی تیل یا خوشبو استعمال کی، پھر جمعہ کے لیے چلا اور دو آدمیوں کے بیچ میں نہ گھسا

[1] سنن الدارقطني، كتاب الجمعة، بَابٌ: فِيمَنْ يُدْرِكُ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً أَوْ لَمْ يُدْرِكْهَا، حدیث نمبر:1608.
[2] ارواء الغليل :622. [3] المعجم الكبير، باب مِنْ مَنَاقِبِ ابْنِ مَسْعُودٍ، حدیث نمبر:9545. [4] مجمع الزوائد:3171.

اور جتنی اس کی قسمت میں تھی، نماز پڑھی، پھر جب امام آیا اور خطبہ شروع کیا تو خاموش ہو گیا تو اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔" [1]

2 شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب جمعہ کے دن مسجد میں تشریف لاتے تو وہ جتنے چاہتے نوافل ادا کرتے، ان میں سے بعض بارہ، بعض دس، بعض آٹھ اور بعض اس سے بھی کم رکعات پڑھتے تھے۔ [2]

اگر کوئی مسجد میں آئے اور خطیب خطبہ دے رہا ہو تو تحیۃ المسجد دو رکعت پڑھ کر بیٹھ جائے اور توجہ سے خطبہ سنے۔

3 حدیث مبارکہ میں ہے:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الجُمُعَةِ، فَقَالَ: «أَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ»

"سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص آیا اور نبی کریم ﷺ لوگوں کو جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ اے فلاں! کیا تم نے (تحیۃ المسجد کی) نماز پڑھ لی۔ اس نے کہا کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اٹھو اور دو رکعت نماز پڑھ لو۔ [3]

باقی رہا مسئلہ جمعہ کے بعد والی سنتوں کا تو بعد میں نبی ﷺ سے دو رکعت بھی ثابت ہیں اور چار بھی ثابت ہیں:

دو رکعت کی دلیل:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: «أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ المَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ، وَبَعْدَ العِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ، فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ»

"سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے دو رکعت، اس کے بعد دو رکعت اور مغرب کے بعد دو رکعت اپنے گھر میں پڑھتے اور عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھتے اور جمعہ

[1] صحيح البخاري، كتاب الجمعة، بَابٌ: لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ يَوْمَ الجُمُعَةِ، حديث:910. [2] مجموع الفتاوى 24/ 189. [3] صحيح البخاري، كتاب الجمعة، بَابٌ: إِذَا رَأَى الإِمَامُ رَجُلًا جَاءَ وَهُوَ يَخْطُبُ، أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، حديث:930.

کے بعد دو رکعتیں جب گھر واپس ہوتے تب پڑھا کرتے تھے۔'' [1]

چار رکعت کی دلیل:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا»

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھ چکے تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔'' [2]

ان دونوں روایات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ یہ سنت ہیں اور یہ ایسے ہی ہے جیسے ظہر سے پہلے دو رکعت پڑھی جا سکتی ہیں اور چار بھی۔

والله تعالىٰ أعلم وإسناده العلم إليه أسلم وصلى الله على نبيّنا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

مفتیانِ عظام وعلماء کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)	محمد رضا	2	عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	
3	مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت)	بلال احمد	4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	
5	غلام مصطفیٰ ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)		6	عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	عبدالغفار
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)		8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	
9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)	واصل واسطی	10	ڈاکٹر کنڈی حفظہ اللہ (کشمیر)	

مشرف عام	نائب رئیس	رئیس
حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ	مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ	مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
	ارشاد الحق اثری	

[1] صحيح البخاري، كتاب الجمعة، بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الجُمُعَةِ وَقَبْلَهَا، حديث نمبر: 937. [2] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ، حديث نمبر: 67-881.